به عون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

[illegible]

در مطبع حسنیہ فیض دہلی میں منقوش چھاپا ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون پہلے توحید پروردگار
کہ پیدا کیا جسنے لیل و نہار

اوسی نے بنایا ہے ارض و سما
بے ستون ہے کہنبہ کہڑا کردیا

بناوٹ مین ایسا ہے ہلتا نہین
ذرا ڈھیل ہونے کا ہرگز نہین

کہان تک کرون وصف اوسکا بیان
کہ قدرت ہی اوسکی یہ سب پر عیان

کیا چاند و سورج کو اوسنی روان
کہ جسکے سبب سے ہی روشن جہان

کرون کچھ ثنا اوسکے محبوب کا
کہ جسکو ہی لولاک حق نے کہا

نبوت ہی اونپہ ختم ہو گئے
ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کبہی

نبی کی ثنا کی کسے تاب ہے
کہ تعریف اونکی ختم کر چکے

اب آگے کہون حال ایمان کا
کرون کچھ بیان ماہ رمضان کا

روایت ہی یون راویون سے صحیح
کہ فرماتا ہے یون نبی ملیح

جب آتا مہینا ہے رمضان کا
وہ کہل جاتا ہے باب غفران کا

ندا ہوتی ہے فرشتے کو یون
کہ جنت کے دروازہ کو کہولدون

جہنم کے مالک کو پہونچی خبر ... شتابی سے دروازہ کو بند کر
کہ آتا مہینا ہے رمضان کا ... تو قید ہوتا لشکر ہے شیطان کا
کہ ماہ مبارک یہہ ہے نامور ... سبب اوسکے جاتا ہیگا عذاب قبر
کہ جبتک مہینا نہ ہووے تمام ... تو سوتے ہین مردے سبھی با آرام
کہ تس بعد فرماتا ہے جل شان ... وہی آپ قادر بڑا مہربان
کہ اول مہینا مین رحمت نزول ... اور فرماتا ہے اوسکو حضرت رسول
وہ اوسط مین ہے مغفرت عاصیان ... وہ آخر مین دوزخ سی چہٹکاریان
جو روزہ نہ رکہیگا رمضان کا ... جہنم مین جلتا رہے گا سدا
بہت اہانت کی اوسکی ہوگی سزا ... جہنم مین رہوے برس لاکہا
نہ حکمی جو کی اپنے رحمان کی ... نہ اوسکی شفاعت ہی رمضان کی
اب آگے بیان اوسکی اوصاف کا ... جو دیویگا رب اوسکو روز جزا
حشر مین کہڑی ہون خلق سب تمام ... جنتیان اولیا انبیا سب تمام
حکم ہوگا اوسوقت جبرئیل کو ... لے آؤ شتابی سے رمضان کو
تو جبرئیل جاکر کے رمضان پاس ... کہڑے ہوکرینگے بہت التماس
بلایا ہے تمکو خداوند نے ... چلو اب شتابی سے سب کہ گئے
نبی صورت آدم کی رمضان کی ... ڈوبی روشنی سورج اور چاند کی
یہہ رمضان نے جبرئیل سے جو سنا ... اونہے تب شتابی سے کرتے ثنا
وہ ہمراہ جبرئیل کے جب چلے ... وہ نیچے عرش کے ہوے جاکہڑے
کہے تب خداوند ماہ تمام ... کہان ہین تیرے روزہ داران تمام

بولے یہہ جبنا خداوند مرا
یہہ حاضر ہون مین اور بندہ ترا

لے آؤ میرے سامنے تب اُسے
کہ فردوس کے باغ مین جا بسے

ادب سے کھڑے ہوکے ماہ تمام
کرینگے بہت عرض رب سے کلام

یہہ سب روزہ داری قبر مین کھڑے
وہ ہوکے پیاسے قبر سے اُٹھے

یہہ جبریل کو تب حکم ہووے گا
کہ جنت سے جاکر کے کھانا لے آ

یہہ جبریل سنکر کے جنت مین جا
بہت بہانت کا کھانا لا کر دھرا

ہراک روزہ دارون کو ستر ہزار
رکابی بہری نعمتین بے شمار

ہوے روزہ داران کھاکر کے سیر
کرے عرض رمضان جاکر کے پھیر

خدا تو بڑا ہے مہربان تر
ترے روزہ داران ہین ننگے سر

حکم ہوگا اُس وقت رب الجلیل
شتابی سے حُلّے لے آ جبرئیل

یہہ فرمان سنکر کے روح الامین
وہ جنت مین جاکر لیا پوستین

پہنا دین گے حُلّہ وہ ستر ہزار
کہ جسین لگین موتیان بے شمار

سجا سر کے اوپر جڑاؤ ہو تاج
خوشی ہوکے جنت مین جاوینگے آج

تو پھر التجا ماہ رمضان کرین
مرے روزان پیادہ چلین

تو اُس وقت جبریل کو ہو ندا
کہ جنت سے جاکر کے براق لا

جو پہونچیگی جبریل کو یہہ خبر
چلے جاوینگے جلد جنت بہتر

لے آوینگے گھوڑے ہزارون ہزار
جہان سب کھڑے ہوونگے روزہ دار

جواہر سے گھوڑا رہے گا سجا
اگین روزہ دارون کے ہوگا کھڑا

ہراک روزہ دارون کو ستر ہزار
خوشی ہوگی گھوڑون پہ ہونگے سوار

عجب روزہ دارون کی ہوگی شکل
تب اُسوقت خالق سے ہوگی ندا
کہ اے ماہ رمضان عطا ہیگا اور
جھکا کرکے سر اپنا رمضان یون
کہ اے کبریا خالق انس و جان
جو مین نے کہا سو دیا تمنے سب
یہہ درگاہ خالق سے ہووے ندا
جب آگے چلین گے وہ ماہ صیام
اگین اور پیچھے فرشتے رہین
نقیبان پیچھے چلین بے شمار
خلق دیکھہ رتبہ تعجب کرین
فرشتے کہین ہے یہہ اُمت نبیؐ
یہہ ہین ماہ رمضان کے روزہ دار
اسی طور چلتے سبھی یک دگر
کہین مرحبا سب فرشتے تمام
لیجاوین گے رضوان جنت بہتر
جب اُتری سواری وہ فردوس مین
صراحی بلورین لیئے انتظار
تب اُسوقت بولین گے ماہ صیام

جون آتا ہے بدلی سے سورج نکل
کہ جو تمنے مانگا سو ہم نے دیا
کہ کچھہ آرزو تیری باقی ہے اور
لگے کہنے جنید اپنا معبود سون
بہت حال میرے پہ ہو مہربان
حکم ہو تو جنت مین لیجاؤن اب
کہ تو روزہ دار اپنا جنت لیجا
وہ پیچھے چلین روزہ داران تمام
طراقون سے کی آواز کرتے چلین
ہر اک روزہ دارون کو ستر ہزار
بتاؤ مجھے کسکی اُمت مین ہین
کہ جس پر نبوت ختم ہو چکی
کہ بدلا دیا اُن کو پروردگار
وہ جا پہونچے جنت کے دروازہ پر
کہ اے روزہ دارو ہے تمپر سلام
وہ ڈیرا اُٹھا جا کے فردوس پر
وہ پردون سی حورین لگین دیکھنین
کہ جنت مین کب آوین گے روزہ دار
کہ تم سے مرا اب نہین کچھہ ہے کام

کہا الوداع ہو مین تمسے چلا
جو ماہ مبارک وداع ہو چلے
جو فردوس جنت ہے عالی مکان
ولیکن کہون ایک شمہ بیان
سونے اور روپے کی ہوگی دیوار
جڑو ہر ایک تخت اوسمین بچھا
ہر ایک محل ہے موتیون کا بنا
زری باف کی اوس مین چادر بچھی
اور ایک باغ فردوس مین ہے جدا
قناتین کھڑین اوسمین یاقوت کی
سونہری وہ کرسی بچھی بے شمار
سونہرا ہے پیالہ اوسمین دہرا
عجب چہرہ حوردنکا گلفام ہے
عجب حور کے سیب دندان ہی
عجب آنکھہ طوفان دل حور کی
بیان اوسکی رخسار کا کیا کرون
عجب بال حوردنکی سر کے اوپر
حسن مین ہین ایسی بڑی نازدار
دری بادلہ کا ہے اوسکا لباس

کر سکن تمہارا اب جنت ہوا
سبھی روزہ دار اوسکی جنت کبھی
کہان کر سکون اب مین اوسکا بیان
لقب ہی ہے اوسکا کرون کیا بیان
وہ جھالر لگی موتیون کی بہار
زمرد کا مونڈہا بچھا جا بجا
کیواڑہ جواہر کا اوس مین لگا
وہ مخمل کا تکیہ ہے اوسمین لگی
جواہر کا خیمہ ہے اوس مین کھڑا
وہ جھالر لگی اوسمین ہر بہانت کی
وہ حوردنکی اوسمین لگی ہے قطار
شرابا طہورا ہے اوسمین بھرا
کہ شمس و قمر اوس سے شرمندہ ہی
کہ لولو و مرجان پشیمان ہے
کہ نرگس ملے ہاتھ اپنے کھڑی
نہین تاب مجھکو جو مین کر سکون
کہ حیران سنبل ہے اوسکی اوپر
کہ مین روزہ داردنکی ہین انتظار
اور اوسمین لگین موتیان بیقیاس

ذرا کہولین مکھ اپنا اوس گہر مین
جوانی مین ایسی وہ ہین نو بہار
تناول کرینگے جو وہ اب طعام
حکم ہوگا رب کا ای بندہ مرے
یہ سنگ کے ہون روزہ دار ای خواص
لے آوینگے حورون کو ہاتھون پکڑ
کرین گے وہ آرام با یک دگر
مین راضی ہون تمسے تم مجھسے ہوئے
کہا اون سبہون نے لے میری خدا
بولی با ادب سب ادب یا حضور
پھر دیوینگے دیدار اوسوقت رب
جب آوینگے وہ ہوش مین روزہ دار
تو خالق مرا ہے مین بندہ ترا
صدق دل سے جو شخص روزہ رکہے
سنو اے مسلمانون روزہ رکہو
جو رمضان دلوائی وان اونگہر بہی
یہی خوب ہی اب جو ہو مختصر
ہوا ماہ رمضان کا قصہ تمام
یہہ قصہ لکہا عبد اللہ خان نی تمام

تو چہپ جائگی روشنی قمر مین
وہ پستان اونکی ہین مثل انار
نمودار ہوئے گلو سے تمام
یہ حورین ہی ہین ترے واسطے
جو نزدیک جاوینگے حورون کے پاس
بٹھاوینگے لاکر اوسی تخت پر ؛؛
ندا ہوگی خالق سے اوسوقت یہ
مری روزہ داران تم اب خوش ہوئے
بڑا تمنے انعام ہمکو دیا ؛؛
اب امید دیدار کی ہے حضور
تو مدہوش ہوجائینگے سب کے سب
اٹھینگے ثنا کہتے پروردگار ؛؛
تو اپنے فضل سے ہی سب کچہہ دیا
ہمیشہ وہ جنت مین جگ جگ جئے
کہ جنت مین جاکے پہل اوسکا چکہو
بیان کیا کرون اوسکی اوصاف کی
یہہ عاجز زبان اپنی کر بند کر
درود نبی پر علیہ السلام ؛؛
بحق محمد علیہ السلام ؛؛؛

ولی اللہ ہے میرے مرشد کا نام	جد انکے ہین بہتر یہ خیر الانام

انہین کے طفیل سے اے میری خدا

گناہون سے مجھکو بچا دے خدا

تمت

دعاے قربانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا
اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۰ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۰ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا
اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۰ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ ھٰذِہِ الْاُضْحِیَۃَ کَمَا
تَقَبَّلْتَ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ وَاِسْمٰعِیْلَ ذَبِیْحِکَ وَ
مُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَمُصْطَفٰکَ وَحَبِیْبِکَ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۰

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ قصہ ماہ رمضان مصنفہ عبداللہ خان ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ع
مطابق ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳[illegible] ہجری مطبع نامی چشمہ فیض دہلی
محلہ سرکی والان مین طبع ہوا